© rasailojaraid.com

ساغر اقبالی

آخری صفحہ

☆صوفی نذیر احمد مرحوم (سٹینڈرڈ بیکری ملتان) امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے عقیدت منداور مجلس احرار اسلام کے سرگرم کارکن تھے۔ اکثر عصر کی نماز کے بعد شاہ جیؒ کے ہاں تشریف لے جاتے، کیک بسکٹ ساتھ لے جاتے اور چائے شاہ جیؒ کیسا ساتھ نوش فرماتے۔ ایک دفعہ حسبِ معمول حاضر ہوئے اور چائے آ گئی۔ شاہ جیؒ چائے پیتے رہے اور صوفی صاحب سے مخاطب ہو کر غالب کے شعر میں تصرف کر کے یوں پڑھتے رہے:

''ابن مریم ہوا کرے کوئی''
کیک بسکٹ دیا کرے کوئی

☆پاکستان بننے کے فوراً بعد کا واقعہ ہے۔ قلعہ قاسم باغ ملتان میں کوئی نمائش لگی ہوئی تھی۔ میلے ٹھیلے کا سماں تھا۔ رات کے وقت لاؤڈ سپیکر کی آواز پورے شہر میں گونجتی۔ وہاں کوئی سرمہ بیچنے والا بھی تھا۔ جولَے میں آ کر گاتا:

''سرمہ میرا نرالا آنکھوں میں جس نے ڈالا
دم بھر ہوا اُجالا ہے کوئی نجر والا''

دو تین دن مسلسل یہ آواز آتی رہی۔ شاہ جی (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) بڑے تنگ ہوتے، نماز، اوراد و وظائف میں خلل آتا۔ ایک دن وضو کر رہے تھے کہ یہی آواز آئی، ابھی اس نے یہ دو مصرعے ہی پڑھے تھے:

''سرمہ میرا نرالا آنکھوں میں جس نے ڈالا''

کہ شاہ جیؒ نے وضو سے فارغ ہوتے ہی اس پہ یہ گرہ لگائی:

''اندھا ہوا وہ سالا'' ہے کوئی نجر والا

(روایت: ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ)

☆۱۹۲۱ء میں تحریک خلافت کے دوران، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے مسجد رونٹی والی گجرات میں تقریر کی اور آغاز میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ خطبہ اور تلاوت کے بعد سکوت اختیار کیا ہی تھا کہ ولایت علی شاہ (انگریزی پیر) فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور بولے ''شاہ جی! آپ نے ''ولا الضالین'' میں ''داذ'' کی جگہ ''ضاذ'' کیوں پڑھا ہے؟''

شاہ جیؒ نے بداہتہً جواب دیا: ''رات کو میں نے حلوہ کھایا، جس سے مجھے ''کبد'' (قبض) ہوگئی۔ میں صبح کو حکیم کے ہاں گیا۔ اس نے میری ''نبذ'' (نبض) دیکھی اور اس نے کہا کہ یہ ''مرذ'' (مرض) لا دوا ہے۔'' یہ سنتے ہی ولایت علی شاہ نے چپ سادھ لی۔ وہ سر چھپا کر بیٹھ گیا اور اُسے جائے پناہ نہ ملتی تھی اور مضطرب و پریشاں مجمع زعفران زار بن گیا۔

روایت: میجر (ر) نیاز علی (گجرات) — تحریر: ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ

© rasailojaraid.com